Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 4, Issue 1
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

تحریر: عنایت الرحمان

اسکالر پی ایچ۔ڈی اُردو، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر محمد ایوب صابر کا تحقیقی اسلوب

Anayat Ur Rehman
Scholar Ph.D, Urdu Alhamd Islamic University, Islamabad

Research Style Of Dr. Muhammad Ayub Sabir

Prof. Dr. Ayub Sabir has been driven by high goals in his life. Your chest has been bright with dedication to the goals. However, all your writings are vital for the national life and you have rightly become the capital of the country and the people. Dr. Ayub Sabir has created his own world. During his student days, he was prominent and unique at every level. He spread the light of knowledge in the era of teaching, focused on strengthening the morals and character of the students and instilled in them the dedication to move forward and proved to be a role model for his students. As a writer, he became his own example and gained a prominent position in the field of Iqbal knowledge.

Key words: driven by, dedication, prominent, strengthening, instilled,

کلیدی الفاظ: محققانہ انداز تحریر، عمیق مطالعہ، حق گوئی و بے باکی، مبسوط مثال

ڈاکٹر محمد ایوب صابر ہزارہ ڈویژن سے تعلق رکھنے والے نامور محقق، ادیب اور اقبال شناس تھے۔ آپ کا نام محمد ایوب اور "صابر" تخلص تھا۔ پیدائش ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ آبائی گاؤں "موہری" ہے۔ جوہری پور اور حویلیاں کے درمیان واقع ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول سرائے صالح سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد سے بی اے اور پشاور یونیورسٹی سے اُردو میں ایم اے کیا۔ ۱۹۶۳ء میں گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں لیکچرار کی حیثیت سے تقرری ہوئی۔ اقبالیات میں تحقیق و تنقید اُن کا خاص حوالہ ہے۔ زمانہ طالب علمی میں تقریری مقابلوں، مشاعروں دوسری ادبی سرگرمیوں سے دلچسپی رہی۔ کالج کے رسالے "کاغان" کے سال سوم میں نائب مدیر اور سال چہارم میں مدیر مقرر ہوئے۔ سٹوڈنٹس یونین کے سیکرٹری بھی رہے۔ سول ڈیفنس کیمپ لوئر باڑیاں میں اپنے کالج کی قیادت کی اور "گورنرز چیلنج شیلڈ" جیتی۔ بہترین اخلاق کا انفرادی انعام بھی حاصل کیا۔ پشاور یونیورسٹی میں علامہ اقبال پر مقالہ نگاری کے صوبائی سطح کے مقابلے میں پر سال اول میں دوسرا اور سال دوم میں پہلا انعام حاصل کیا۔ ۱۹۶۴ء میں "انجمن ترقی اردو ہزارہ" کی تنظیم نو کی اور ۶۔۷ برس تک اس کے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۷۱ء میں "انجمن ترقی اردو لاہور" نے تحفظ و ترقی اردو کے لیے کام کرنے کی بناء پر سند اعتراف عطا کی۔ ۱۹۷۶ء میں "بزم اہل قلم ہزارہ" کی تشکیل کی۔ اور ۶ برس تک بزم کے سیکرٹری رہے۔

پروفیسر ڈاکٹر ایوب صابر کی پہچان کا اصل حوالہ اقبال شناسی اور اقبالیاتی ادب میں اُن کی گراں قدر تحقیقی اور تنقیدی خدمات ہیں۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی کرنے سے بہت پہلے بھی آپ اقبال کے فکر و فلسفہ اور شعری کمالات کی تفہیم اور ادراک کی بنا پر اپنی ایک پہچان رکھتے تھے۔ اگر یوں کہا جائے کہ زمانہ طالب علمی (خصوصا ایم اے کے دوران) سے اقبال آپ کا من پسند موضوع تھا اور آپ مطالعہ اقبال کی وجہ سے اپنے ہم عصر اور ہم جماعتوں میں منفرد اور ممتاز تھے تو غلط نہ ہوگا۔ آپ نے کئی ایک

 Corresponding Author’s Email: inayatmalik@gmail.com

مقالات اُس زمانے میں لکھے جب آپ پشاور یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے۔ خیابان اقبال (مرتبہ پروفیسر محمد طاہر فاروقی۔ خاطر غزنوی) میں شامل اُن کا مقالہ "پیام اقبال کی اساس" اسی زمانہ میں لکھا گیا۔ خیابان اقبال میں شامل مقالات کو دیکھا جائے تو ڈاکٹر ایوب صابر کا متذکرہ مقالہ بڑے بڑے صاحب علم حضرات کے مقالات کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس طرح گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد کے ادبی مجلہ "کاغان" میں بھی آپ کے مقالات آپ کے عہد طالب علمی میں ضبط تحریر میں لائے گئے تھے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اقبال شناسی موصوف کے رگ وپے میں سرایت کر چکی تھی۔ بحیثیت پروفیسر آپ نے اقبال کو سمجھنے اور کلام اقبال کے اسرار ورموز جاننے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ جوں جوں مطالعہ اقبال کا سلسلہ آگے بڑھتا رہا آپ کے اندر نقد و نظر کی صلاحیتیں فروغ پاتی چلی گئیں۔ اس سفر میں وہ بھی مقام آگیا جب آپ کلیتاً اور ہمہ تن اقبال کے ہو کر رہ گئے۔ آپ نے اقبالیاتی ادب میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں اور تحقیق و تنقید کے در دریچے یوں وا کر دیئے۔

ہزارہ ڈویژن میں ڈاکٹر سید عبداللہ کے ساتھ اقبالیاتی ادب میں اگر کسی محقق کا کام معتبر اور قابل قدر مانا جاتا ہے تو وہ ڈاکٹر ایوب صابر ہیں۔ بظاہر آپ نے اپنا حقیقی مقالہ پی ایچ ڈی کے لئے لکھا مگر اس کام کی وسعت اور پھیلاؤ پی ایچ ڈی کے تقاضوں سے کہیں بالا تر ہے۔ جو کئی ایک ضخیم کتب پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر ایوب صابر نے اگرچہ ڈگری کے حصول ہی کی خاطر کام کا آغاز کیا تھا مگر اُن کے ذوق و شوق کا سفر انہیں نئی سے نئی منزلوں سے آشنا کرتا چلا گیا۔ یہ درست ہے کہ ڈاکٹر ایوب صابر کے تحقیقی عمل پر اقبالیات غالب ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ موصوف کا اپنی قومی زبان اردو سے بھی گہرا لگاؤ ہے۔ انہوں نے اردو کی ترویج واشاعت کے لئے بھی قابل ستائش کام کیا ہے۔ اس ضمن میں ان کی تین کتب قابل ذکر ہیں۔

(۱) اردو کی ابتداء کے بارے میں محققین کے نظریات

(۲) آزاد کشمیر میں نفاذ اردو

(۳) پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے

ڈاکٹر صاحب کی مرتب کتب میں ادبستان ہزارہ، ایبٹ آباد کے غزل گو شعراء اور انتخاب خطوط غالب بھی لائق توجہ ہیں۔ آزاد کشمیر میں نفاذ اردو یہ کتابچہ ۱۹۷۴ء میں مقتدرہ قومی زبان کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ آزاد کشمیر میں اردو کے نفاذ کی پیش رفت اور انگریزی کے حامیوں کی طرف سے کھڑی کی گئی رکاوٹوں کو، بنیادی حوالوں کی مدد سے اجاگر کیا گیا ہے۔ ذیل میں اُن کی تحقیقی صلاحیتوں اور ان کے دائرہ کا مختصر جائزہ پیش ہے، حالانکہ ان کے فکر و خیال اور تخلیقی عمل کا کینوس اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر ایوب صابر کی تحریریں ادب کے لیے آب حیات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے زمانہ تدریس میں علم کی روشنی پھیلائی، طلبہ کے اخلاق و کردار کو مضبوط بنانے پر توجہ دی اور ان میں آگے بڑھنے کی لگن پیدا کی اور اپنے شاگردوں کے لیے رول ماڈل ثابت ہوئے۔ بحیثیت مصنف اپنی مثال آپ بنے اور بطور خاص اقبال شناسی میں ممتاز مقام حاصل کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر ایوب صابر کا ہر حوالہ اپنی جگہ مسلم ہے۔ اُردو تحقیق کا ذکر ڈاکٹر ایوب صابر کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ آپ اُردو زبان وادب کے ایک سنجیدہ تذکرہ نگار اور بلند پایہ محقق ہیں۔ آپ کی تحقیقات کا دائرہ خاصا وسیع ہے۔ اقبالیات میں آپ کی تحقیقات سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ ماہرین اقبالیات نے انھیں اقبالیات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا ہے۔ محققین ادب کے بقول جو کام ایک ادارے کے کرنے کا تھا، اسے تن تنہا پروفیسر ڈاکٹر ایوب صابر نے انجام دیا۔ ڈاکٹر عامر سہیل نے اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "انھوں نے معترضین اقبال پر جو پراجیکٹ شروع کیا اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا، اس کی ہر ممکن جہت پر کئی تحقیقی کتابیں پیش ہو چکی ہیں۔ ان کی تحقیقی ریاضت تک کوئی دوسرا شخص شاید ہی پہنچ سکے۔ اقبال کے متنوع پہلوؤں پر ان کی سامنے آنے والی تحقیق پر اضافہ کرنا محال ہے"۔(۱)

ڈاکٹر ایوب صابر کا شمار اُردو زبان وادب کے نامور محققین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اُردو تحقیق کو ایک معیار اور وقار بخشا ہے۔ اُن کی تحقیقات کو نہ صرف اُردو زبان بلکہ عالمی سطح پر اُردو تحقیق کے نمونے کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر ایوب صابر کا تحقیقی کام اقبالیات کے حوالے سے ہے اور یہی اُن کی ادبی شخصیت کا معروف

حوالہ بھی ہے تاہم اُردو زبان وادب کے حوالے سے بھی اُن کی تحقیقات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔اُن کی تحریر کردہ کتابیں "آزاد کشمیر میں نفاذ اردو، پاکستان میں اُردو کے ترقیاتی ادارے، ادبستان ہزارہ ،انتخاب خطوط غالب اور اُردو زبان کا آغاز" بطور محقق اہم حوالہ ہیں۔آزاد کشمیر میں نفاذ اردو کشمیر میں اُردو زبان کے نفاذ کی مکمل تاریخ ہے۔

ڈاکٹر ایوب صابر کی تصنیف کردہ کتاب "پاکستان میں اُردو کے ترقیاتی ادارے" اہمیت کی حامل ہے۔اس تصنیف میں مصنف نے پاکستان میں قائم ایسے اداروں کا ایک تاریخی اور تحقیقی جائزہ مرتب کیا جو ادب، سائنس، تحقیق، ترجمے، تاریخ اور تعلیم وغیرہ کے حوالے اور عنوان سے اُردو کی خدمت میں مصروف ہیں۔ان اداروں کی سرگرمیوں اور ادبی کاوشوں نے اُردو زبان کے فروغ میں نمایاں کام کیا ہے۔"پاکستان میں اُردو کے ترقیاتی ادارے" کے متعلق ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی فرماتے ہیں:

"اس کتاب میں جو ریکارڈ یکجا کیا گیا ہے وہ اُردو زبان وادب پر کام کرنے والے افراد اور اداروں کے لیے ایک بنیاد مہیا کرتا ہے۔ان بنیادی معلومات کی مدد سے مستقبل کے لیے منصوبہ بندی میں مدد مل سکتی ہے اور آئندہ کام کرنے کے لیے حکمت عملی بھی مرتب کی جاسکتی ہے"۔(2)

ڈاکٹر ایوب صابر کا تعلق ہزارہ ڈویژن سے تھا۔ہزارہ کے ادبی حلقوں میں بھی اُن کا شہرت نمایاں تھی۔یہ ہی وجہ ہے کہ انہوں نے "ادبستان ہزارہ" کے نام سے کتاب شائع کی جس میں ہزارہ کے غزل گو شعرا کا تذکرہ ہے۔اس کتاب کو ہزارہ سے تعلق رکھنے والے غزل گو شعرا کا پہلا تذکرہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ہزارہ کے متعدد شعرا نے اُردو شاعری میں بلند مقام حاصل کیا۔ان میں پروفیسر بشیر احمد سوز، قتیل شفائی، حفیظ اثر، سلطان سکون، آصف ناقب، نیاز سواتی، ریاض، ساغر، امان اللہ امان، احمد حسین مجاہد، سفیان صفی وغیرہ جیسے متعدد نام شامل ہیں۔ان شعرا کی ادبی زندگی کی جھلکیاں "ادبیات ہزارہ" میں دیکھی جاسکتی ہیں۔"ادبستان ہزار" اس لحاظ سے بھی اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں بیشتر شعرا کا کلام محفوظ کر دیا گیا ہے اور دوسرا یہ کہ اس کے مطالعے میں ہزارہ کے شعرا کے رنگ تغزل کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے ایک ٹھوس بنیاد فراہم ہوئی ہے۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب "پاکستانی شاعری: ایبٹ آباد کے غزل گو شعرا" کے نام سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر ایوب صابر کی تحریر کردہ "انتخاب خطوط غالب" اور "اُردو زبان کا آغاز" بھی اُن کے محققانہ انداز تحریر کی آئینہ دار ہیں۔"انتخاب خطوط غالب" ایک نصابی کتاب ہے لیکن اس کا مطالعہ اُردو سیکھنے والوں کے لیے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ "اُردو زبان کا آغاز" میں مصنف نے اُردو کی ابتدا کے متعلق محققین کے نظریات کا اجمالی جائزہ پیش کیا ہے۔اس کتاب کا مطالعہ طلبہ اور لسانیات کے محققین کے لیے کارآمد ہے۔ڈاکٹر ایوب صابر کی یہ تحقیقی کاوشیں اہمیت کی حامل ہیں۔ان ہی کی وجہ سے آپ کا مقام و مرتبہ تحقیقی میدان میں واضح نظر آتا ہے۔اُن کا اصل حوالہ اقبالیات ہے کیونکہ انہوں نے اقبالیات کو مقصد حیات بنایا اور اس ضمن میں جو بیش بہا خدمات سرانجام دیں وہ اُردو تحقیق میں نمایاں اور زندہ رہیں گی۔

ڈاکٹر ایوب صابر محنتی اور پختہ کار محقق کی تمام خوبیاں رکھتے تھے۔سادہ انداز تحریر، غیر جانبداری، عمیق مطالعہ، محققانہ زبان و بیان ہی ان کی تحقیق کو نمایاں کرتے ہیں۔اُن کی محققانہ شخصیت کا نمایاں پہلو آپ کی حق گوئی و بے باکی ہے۔عام زندگی ہو کہ تحقیق و تنقید، ریا، بناوٹ اور غلط بیانی اُن سے دور دور نظر آتی ہے۔وہ تحقیق کو حق گوئی کا کاروبار کہتے ہیں۔اُن کی خوبی ہے کہ انہوں نے اپنے تحقیقی سفر کے دوران حق بات لکھی اور ہمیشہ حق کا ساتھ دیا۔حق بات کا اظہار کرتے ہوئے وہ مصلحت اور خوف کو قریب نہیں آنے دیتے۔ یہ عام بات ہے کہ اکثر ادبا اپنی تحقیقات، تحریروں اور تخلیقات سے مالی فائدے حاصل کرتے ہیں۔اکثر محقق یا سکالر زسندی تحقیقات کا حصول بھی ملازمت اور اچھے عہدے کے کرتے ہیں۔ڈاکٹر ایوب صابر کی خوبی ہے کہ وہ چیزوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔اس کی واضح مثال یہ ہے کہ پی ایچ ڈی کے بعد ہائر ایجوکیشن کمیشن نے دو سال کے لیے اُن کی خدمات حاصل کیں اور اُنہیں علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی کی سربراہی ملی تو پھر بھی انھیں سب سے زیادہ فکر اور تشویش اپنے تحقیقی کام کی ہوتی تھی۔وہ اپنے تحقیقی سفر کو کسی بھی قیمت پر زیر التوا نہیں رکھنا چاہتے تھے۔الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد کی ایم فل سکالر گلناز عظیم بھٹی لکھتی ہیں:

"پروفیسر ایوب صابر پاکستانیت اور اقبال شناسی میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔آپ کو نظریہ پاکستان کا امین بھی قرار دیا جاتا ہے۔آپ کا شمار بطور محقق و نقاد، سنجیدہ تذکرہ نگار اور اردو زبان و ادب کے بلند پایہ معلمین میں کیا جاتا ہے۔بلاشبہ آپ کی تعلیمات ایک قیمتی سرمایہ ہے"۔(3)

ڈاکٹر ایوب صابر کا تحقیقی طریقہ کار انفرادیت کا حامل ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ انہوں نے اُردو تحقیق کو اپنے طریقہ تحقیق کی بدولت ایک نیا اور منفرد انداز دیا ہے، تو بے جا نہ ہو گا۔ وہ اصول تحقیق اور اس کی مختلف تکنیکوں سے واقفیت رکھتے تھے۔ انہوں نے ان تحقیقات میں مقاصد کے حصول اور کسی منطقی انجام تک پہنچنے کے لیے جدید طریقہ تحقیق اپنانے کے ساتھ مختلف منطقی اوزار استعمال کر کے جس طرح نتائج اخذ کیے ہیں، اسے رول ماڈل بنا کر تحقیق کے اعلیٰ مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔۔ ڈاکٹر ظہور احمد اعوان کے مطابق ڈاکٹر ایوب صابر سب سے پہلے کسی معاند اقبال کے التزامات کی فہرست بطور فرد جرم پیش کرتے ہیں۔ یعنی مخالف کا مدعا اور مقصود بغیر ذاتی رائے اور تبصرے کے پیش کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد ایک نمبر دار الزام نامہ ترتیب دیتے ہیں جس میں ان الزامات کا خلاصہ ہوتا ہے۔ پھر ایک ایک التزام کو منطق اور دلیل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ مصدقہ حوالے دیتے ہیں اور الزامات کے اندر پائے جانے والے متنی تضادات تاریخی انخلاط منطقی استقام اور من گھڑت روایات کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ وہ الزام تراش کو اپنی حیثیت، حقیقت، پس منظر اور سابقہ تحریروں کا آئینہ دکھاتے ہیں۔ ڈاکٹر ایوب صابر کے محققانہ اوصاف کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

> "ایوب صابر نے استقرائی اور استخراجی منطق کے اوزار (Tools) استعمال کیے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ بیشتر جگہ پر عقل سلیم کی قوت (Commonsense Logic) سے بھی کام لیا ہے اور انسان کے اندر کی نیکی کو بھی آواز دی ہے۔ بعض مقام پر لوہے سے لوہا کاٹنے کا طریقہ کار بھی برتا ہے یعنی مسلمہ اقبال شناسوں کی تحریروں کے ذریعے دوسرے التزام تراش کا توڑ دریافت کیا ہے۔ اور یہ سارا کام نفاست، منطقیت اور تلاش و تحقیق کے دائرے کے اندر رہ کر کیا گیا ہے جو بسا اوقات ایک جفاکش خدمت گزار (Yeoman's Service) کی فرض شناسی (Vicarious) (Duty کا درخشندہ مظہر نظر آتا ہے"۔(4)

ڈاکٹر ایوب صابر اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کے لیے سائنسی انداز اپناتے ہیں۔ آپ نے ہر اعتراض کی تردید دلائل و براہین سے کی ہے اور اس ضمن میں تاریخی صداقتوں اور دستاویزی شہادتوں کے ثبوت بھی فراہم کیے ہیں۔ تحقیق کی زبان افسانوی ادب اور رنگین نثر سے مختلف ہوتی ہے کیوں کہ اس میں تخیل سے زیادہ واقعیت و قطعیت کا عمل دخل ہوتا ہے اور تصریح یا بناوٹی لب ولہجہ کے بجائے سیدھے سادے الفاظ میں اپنا زاویہ نظر پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں دیکھا جائے تو ڈاکٹر ایوب صابر نے اپنے جاندار اور منفرد اسلوب سے بھی اپنی تحقیق کو وقیع بنایا ہے۔ آپ کا اسلوب غیر مرصع اور غیر آرائشی ہے۔ آپ سیدھے سادے انداز اور عام نہ مگر سنجیدہ و باوقار اسلوب میں اپنا مدعا بیان کرتے ہیں اور صداقت و دیانت اور تحقیق علمی کے اصولوں کے تحت، بے بنیاد تحقیق اور من گھڑت واقعات کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت کو سامنے لاتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ کا انداز اتنا دلچسپ اور پُرتاثیر ہوتا ہے کہ قاری کو ذرا بھی بوریت محسوس نہیں ہوتی اور نہ کہیں سمجھنے میں وقت محسوس ہوتی ہے۔ اختصار اور وضاحت نے آپ کی تحقیق کو نکھار دیا ہے۔ پروفیسر گلناز بانو کے مطابق :

> "ڈاکٹر ایوب صابر کا اسلوب معتدل و متوازن رہا ہے۔ تمام اعتراضات کا جواب دو ٹوک انداز میں دیا ہے ، شک و شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑی اور نہ ہی کہیں قیاس آرائی سے کام لیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کسی بھی اعتراض کا جواب پیش کرتے ہوئے معترض کو طنز و تشنیع کا نشانہ نہیں بنایا اور نہ ہی اپنی علمیت کو جتایا اور نہ ہی حقائق کا تجزیہ کرتے وقت ان کا قلم تلخ نوائی کا شکار ہوا ہے"۔(5)

کسی بھی زبان کے تحقیقی کام میں مستند حوالہ جات دینا نہ صرف ضروری ہوتا ہے بلکہ تحقیق کی بنیاد ہی درست حوالوں پر قائم ہے۔ ڈاکٹر ایوب صابر نے اپنی تحقیقات میں حوالوں کا جو نظام ترتیب دیا ہے وہ آپ کے وسیع مطالعے کا ثمر ہے۔ آپ نے حواشی، کتابیات، کتب و رسائل و جرائد وغیرہ کو ایک پختہ کار محقق کی طرح پورا کیا ہے۔ ڈاکٹر ایوب صابر کی محققانہ کاوشوں نے اُردو تحقیق میں اضافہ کیا ہے اور آپ کے طریق تحقیق نے محققین ادب کو ایک رول ماڈل دیا ہے۔۔ ان کی تصانیف کو اقبالیات کے باب میں ایک ہمیشہ رجوع کیے جانے والے حوالہ جاتی اور اُردو میں اپنی نوعیت کے واحد تحقیقی اور تجزیاتی مطالعے کی ایک مبسوط مثال کے طور پر دیکھا جائے گا۔ وہ اقبالیات اور تحقیق کے میدان میں اپنا الگ تشخص اور مقام رکھتے ہیں۔ پاکستانی کی ادبی تاریخ اور خاص طور پر ہزارہ ڈویژن کی علمی، ادبی، تحقیقی اور اقبال شناسی کی روایت میں ڈاکٹر ایوب صابر کا نام اور کام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

حوالہ جات

1۔عامر سہیل،ڈاکٹر،پروفیسر،ڈاکٹر ایوب صابر بحثیت محقق،(زیر طبع)

2۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،پروفیسر،پاکستان میں اُردو کے ترقیاتی ادارے: مضمون مشمولہ،سیارہ: ماہنامہ،لاہور،1987ء

3۔گلناز عظیم بھٹی،تصور اقبال: علامہ اقبال پر اعتراضات کا جائزہ،مقالہ برائے ایم فل (اُردو)،الحمد اسلامک یونیورسٹی،

اسلام آباد،2022ء،ص:132

4۔ ظہور احمد اعوان، ڈاکٹر، مضمون مشمولہ: اقبال کی شخصیت پر اعتراضات کا جائزہ از ڈاکٹر ایوب صابر

5۔ گلناز بانو،پروفیسر،ڈاکٹر ایوب صابر کی تحقیق، مضمون: مشمولہ خیابان: تحقیقی جریدہ، جامعہ پشاور،2014ء